جلد ۱۰ | بمبئی دوشنبہ ۲۳ ربیع الاول ۱۳۲۳ھ مطابق ۲۹ مئی ۱۹۰۵ء | نمبر ۱۹

مقدمۃ الجیش

شاہ ایران بھی چوکے

[illegible]

امیر صاحب کا پولٹیکل مرض

عجیب بات ہے کہ کابل کے تخت نشین کو جو جلوہ [illegible] ہوتا ہے اس کو نقرس ضرور لپٹ جاتا ہے۔ اگر کابل کی آب و ہوا کا اثر سمجھا جائے تو تمام رعایا کو [illegible] ہونی چاہئے [illegible] بادشاہ سلامت ہی اس مرض کو مخصوص ہے۔ [illegible]

اپنا سا منہ لیکر چلے آئے

[illegible]

لارڈ کرزن اور پنچ بہادر

ایک نہایت معمولی خاص جلسہ مین ماہدولت کو حضور لارڈ کرزن سے انٹروڈیوس کرایا گیا۔ علیک سلیک اور مصافحہ کے بعد باہم کچھ جو گفتگوئیان ہوئین جو بعد حذف چند ناملائم الفاظ کے پنچ بہادر کے معزز ناظرین کی اطلاع کے لئے شایع کیجاتی ہین۔

لارڈ کرزن :- مجھکو آپکی ملاقات سے بڑی مسرت حاصل ہوئی مختلف رپورٹون سے آپکے حالات - آپکی جادو نگاری - آپکی بے لاگ تحریر - آپکے قومی تعصب اور ملکی حمایت کی کیفیت معلوم ہوا کرتی تھی اور مین ایک عرصہ سے مشتاق تھا کہ کبھی موقع ملے تو آپکے آپہی کی زبان سے سنون۔

ماہدولت :- یہ سب آپکا حسن ظن اور مہربانی ہے جو آپ ایسا خیال فرماتے ہین۔ زہے عزت کہ آپ سے ہمکلامی کا موقع حاصل ہو۔ اور زہے خوش نصیبی کہ آپ جیسا ہندیون اور خصوصاً مسلمانون کا حال میری زبان سے سُننے کی تکلیف گوارا فرمائین۔

لارڈ کرزن :- آپ جانتے ہین ہندوستان کی عنان حکومت ہاتھ مین لئے ہوئے مجھکو قریب سات سال ہوتے ہین۔ اور اس عرصہ مین حتی الامکان ہندوستانیون کی فارغ البالی اور بہبودی کے لئے جو کچھ ہو سکا ہے وہ میری رپورٹون اور اخبارون سے سب پر ظاہر ہو چکا ہے۔ فطرتی بات ہے کہ کسی کام پر سب متفق ہو نہین سکتے - اسیطرح میری کارروائی پر بھی لوگون کی رائین مختلف ہین گو یہ اختلافات مجھکو نقصان پہونچا نہین سکتا۔ تاہم دو وجہ ہین کہ مین اپنی کارروائی پر آپکی رائے سُننا چاہتا ہون اول تو یہ کہ آپ مسلمان ہین اور مسلمان مذہباً بلحاظ خصلت اور ہندیون کے ہمسایہ ہونے قریب ہین اور خود بسبب ... ہین - دوسرے آپ صاف گو اور نڈر اخبار بھی ہین اتفاق اور نڈر ... رائے سیلون کہ

حکمت بہ لقمان آموختن

ہے - دوسرے رائے بیان کرنے مین مجھکو خوف ہے کہ مین آپکے ادب اور اپنی صاف گوئی کو ساتھ ساتھ نباہ نہین سکتا۔

لارڈ کرزن :- مین آپکو اجازت دیتا ہون کہ آپ اسوقت تمام لحاظ و ادب بالائے طاق رکھین اور اپنی سچی رائے بلا تامل بیان کرین

ماہدولت :- تو گستاخی معاف - میرے خیال مین اس ہفت سالہ عرصہ مین کوئی ایسی بات نہین معلوم ہوئی جس سے ہندیون کو یا مسلمانون کو خاص طور پر مشکور و ممنون ہونا چاہئے۔

لارڈ کرزن :- کیا ایجوکیشن کمیشن کے متعلق بھی آپنے یہی رائے قایم کی ہے۔

ماہدولت :- اول تو ان کمیشنون کا نتیجہ ابتک کچھ ظاہر نہین ہوا - اور ظاہر ہونے کو بہت عرصہ چاہئے - مگر سالیکہ نکوست از بہارش پیداست - جہان تک عقل و قیاس کام کر سکتا ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دس برس کے اندر ہی اندر تعلیم اتنی مہنگی ہو جائیگی کہ تمام ہندوستانیون کی جیب اُس تک پہونچنے کے لئے عموماً ناکافی سمجھی جائیگی - اور جب ہندوؤن اور پارسیون کا یہ حال ہوگا تو خدا جانے مسلمانون کا کیا حشر ہو - جنکی جہالت اور جنکا افلاس ضرب المثل ہو رہا ہے - لاہور کا اسلامی کالج تو ابھی سے اوپر کے دم بھر رہا ہے۔

لارڈ کرزن :- تخفیف انکم ٹیکس و محصول نمک پر آپ کیا فرماتے ہین۔

ماہدولت :- عام رائے تو یہی ہے کہ سالانہ بجٹ مین تو بہت بچت ہونے کے بعد انکم ٹیکس اور نمک ٹیکس مین اتنی تخفیف نہین ہے - جو ہونی چاہئے اور اتنی بچت سے رعایا کو اس سے بہت زیادہ

رعایت کی امیدین

تھین - فنانشل رپورٹ مین تخفیف تجارتی نسبت ہے - چنانچہ رپورٹ ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ نمک اور نمکین کا استعمال بہت بڑھ گیا - عنقریب ہی تمام تخفیف کی تلافی ہو جائیگی۔

لارڈ کرزن :- معلوم ہوتا ہے کہ آپنے تصویر کا صرف تاریک پہلو دیکھا ہے - ایسا دنیا مین کوئی کام نہین جسمین نکتہ چینیان نہین نکالی جا سکین - آپنے شاید یہ سُنا ہو کہ مجھکو ایشیائی مذاہب اور مراسم کا بہت لحاظ ہے - مین مسلمانون کی اکثر عبادت گاہون کو جو سرکاری کام مین آئی تھین خالی کرا کر مسلمانون کو واپس دلا دین - مین جب ہندوؤن کے پاک مندر اور مسلمانون کی مقدس عبادت گاہون کی زیارت کو گیا ہون مین نے ہمیشہ تمام آداب و مراعات ملحوظ رکھے مین نہین جانتا کہ کوئی حاکم اس سے بڑھکر اور کیا رعایت کر سکتا ہے۔

ماہدولت :- آپنے جو صاف گوئی کی اجازت دی ہے تو اب یہ مناسب نہین کہ مین لگی لپٹی باتین کہکر آپکا اور اپنا وقت ضایع کرون - سنئے جناب والا ہندوستانیون کی فطرت مین احسان شناسی اور مروت رکھی گئی ہے یہ ممکن نہین ہے کہ وہ آپکی عنایتون کے مشکور نہ ہون - آپنے جو ارض عبادتگاہون کے ادب کا لحاظ رکھا یا ایک دو جگہہ اپنی دلیرانہ فیاضی سے کام لیا - اسکا مسلمان اور ہندو صدق دل سے اقرار کرتے ہین - اور آپکی تعریف مین تر زبان ہین بدنصیبی سے لیڈی کرزن کا مزاج لندن مین جب بگڑ گیا تھا تو ہندوستانیون نے ہاتھ اٹھا کے دعائین مندرون اور گرجاؤن اور مسجدون مین مانگی تھین اور مزاج پرسی کے تار آپکی خدمت مین بھیجے تھے اور انکی صحت پر بڑی خوشیان منائی گئی تھین آپ کی

دفعہ دوم کی تقریر

جو آپ جو مناسب سمجھیں فرماویں ہمیں بھی ابھی یاد ہے کہ لارڈ کرزن کے ایک بڑے ہی لائق ... سے جو جلسے پر بڑا اچھا اثر کیا گیا تھا۔ مگر آپ کی وہ عمدہ باتیں ایسی نہیں ہیں جن سے خاص کر ہندوستانیوں کے دل بھر جاویں جن سے ان میں عروج و ترقی نصیب ہو جس سے لارڈ کرزن کا دوران حکومت ... سمجھا جائے جس سے لارڈ کرزن کو ہندوستان کا سرپرست یا حامی کہا جائے۔ یہ باتیں ایسی ہیں کہ فرق سے ہر ایک وائسرائے بلکہ ہر ایک سمجھدار آدمی کرتا۔ لوگوں کو صرف یہی شکایت نہیں ہے کہ آپ نے بحیثیت وائسرائے کے ان کا بھلا نہیں کیا۔ بلکہ ان کا رونا یہ ہے کہ آپ کے زمانہ میں بعض باتیں تو ایسی ہوئی ہیں جن سے ہندوستانیوں کی تباہی میں کسر باقی نہیں رکھا۔ مثلاً اختلاف رائے کا بل جس نے جو کچھ نقصان پہونچایا۔ اور پہونچائیگا بس وہ زمینداروں کا دل جانتا ہے۔ بعض محکموں میں جیسے ریلوے اور کسٹم وغیرہ میں جہاں تک ممکن ہوتا ہے دیسیوں کو نوکریاں نہیں ملتیں۔ یہ مدد ہی اور یورپین لوگوں کے لئے گویا وہ خاص اسامیاں ہیں۔ یہ تو عملی کارروائیاں ہیں۔ آپ کی لسانی اور شیرین زبانی سے کچھ آنسو پونچھے جاتے ہیں۔ دلکشی وقت بھی آپ نے ان کو دیں کہ جلسہ دارالعلوم میں خواہ مخواہ آپ نے خدا جانے کب کا بھرا غبار نکال دیا۔ جس نے تمام ہندوستانیوں کو جھوٹا اور جھوٹا بتا دیا۔ تمام ہندوستانی اور تمام ایشیائی ... پیغمبر بھی ہو گئے۔ اور لطف یہ ہے کہ آپ کے

مذہب کی بنیاد

ہم ایشیا ہی میں پڑے ہیں۔ حضرت مسیح پیغمبر ایشیا تھے۔ زرتشت بھی ایشیائی۔ وہ ہمارے ہی ایشیا کے مقدس آدمی تھے۔ اب آپ ہی انصاف کیجئے کہ ہندوستان اور ہندوستانی حالات کو شکایت کی گنجائش ہے یا نہیں؟ اور ہندوستانیوں نے اس پر برا مانا یا اپنی شکایت کا ذکر آپ کے سامنے یا سکریٹری آف اسٹیٹ کے سامنے رونا چاہا۔ تو کیا برا کیا۔؟

لارڈ کرزن:- میں تو شک نہیں کرتا کہ آپ نے بہت سی باتوں پر خیال کیا ہے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خوب غور و فکر سے کام نہیں لیا آدمی کو چاہئے کہ ہر بات کو خالی الذہن ہو کر سوچے۔ آپ نے ان باتوں پر تب خیال کیا ہے جب میری اور میرے کاموں کی برائی آپ کے ذہن نشین ہو چکی تھی۔ ممکن نہیں کہ اس حالت میں کوئی روشن پہلو آپ کے ذہن میں آسکے۔

مابدولت:- آپ جس وقت وہ روشن پہلو دکھانا چاہیں۔ میں ہر تن چشم بنکر دیکھنے کو حاضر ہوں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں ہمیشہ چیزوں کو بلا تعصب اور بلا طرفداری دیکھتا ہوں۔ اور یہ بھی یقین دلاتا ہوں کہ جب عموماً ہندوستانیوں کے اور خصوصاً مسلمانوں کے ذہن نشین یہ بات ہو جائے گی۔ کہ ان کارروائیوں میں آپ نے واقعی ہندوستان کی خیرخواہی کی ہے تو اور کر کے انصاف وہ تو آپ کو پوجنے لگینگے

لارڈ کرزن:- اچھا تو سنئے دکھلانے لگے اور ادھر مابدولت کی آنکھ کھل گئی۔

بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹ پڑا

کسی نے سچ کہا ہے کہ فتح و شکست برق بیرق کے ہاتھ ہے۔ ابھی پہلو کسی کے جنگ پیشتر نہیں ہو سکتا ہے۔ ان یہ ضرور ہے کہ کسی کا پلہ زیادہ رہتا ہے اور کسی کا پلہ دوسرے سے زیادہ رہتی ہے جیسا کہ جاپان کا جو اقبال جو آجکل تیزی پر ہے تو ان کی طرف جاپانیوں کا رخ زیادہ رہتا ہے مگر کبھی کبھی وہ بھی بھی پڑ جاتی ہے۔ اور جب پڑتی ہے تو ایسی پڑا کی پڑتی ہے کہ جھینپوں کی چاولوں کی کسر نکال لیتی ہے۔

چنانچہ گذشتہ شاہو شی کی جنگ کے متعلق خبر آئی ہے کہ روسیوں نے جان توڑ مقابلہ کرکے جاپانیوں کی بہت بڑی فوج کو زک دیکر بھگا دیا۔ ۱۰ مئی کو جاپانی فوج پر سخت حملہ ہوئی۔ اور جاپانی وہ مقام چھوڑ کر فرار ہو گئے۔ ۲۰ مئی کو مقام سنا ہو شی پر جنگ ہوئی۔ اور یہ مقام بھی روسیوں نے چھین لیا۔

اس کے بعد جنرل لینیویچ ایک تازہ رپورٹ میں ظاہر کرتا ہے کہ روسی جنرل مشچنکو نے جاپانیوں کے ارسال ... کر ڈالے۔ بیس پچیس میل جاپانی تار برقی کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اون کے ایک بہت بڑے قافلہ کو لوٹ لیا۔ بہت سامان جنگ و اسباب رسد چھین کر لے گئے بعد جاپانیوں کے ایک بڑے دستہ کا پتہ لگا کہ ایک خندق میں چھپا بیٹھا ہے۔ اس کو بھی روسیوں نے جا گھیرا۔ اور اب قافیہ تنگ کیا کہ ایک نفس بھی نکل نہ سکا۔ دو کپتانوں کو سالم گرفتار کر ڈالیں اور ایک مسلم کو قتل کر لیا۔ تین توپیں زمین پر ہاتھ آئیں۔

ہم تو ڈوبے ہیں صنم تجھکو بھی لے ڈوبینگے

بنارس میں ایک رنڈی نوریا نامی ہے۔ وہ کچھ ایسی نوریا علی نور بھی نہیں مگر ایک مہاجن کا لڑکا خدا جانے کیا دیکھ کے اوسکے عشق میں پھنس گیا۔ اور اوسکو قابو میں لانے کی فکریں کرنے لگا۔ رنڈی بھی کھلاڑی۔ اوسنے دیکھا کہ کاٹھ کا اُلّو پھنسا ہے جوش شباب کے شکنجہ میں پھانس کے اوسکی مومیائی نکالنی چاہیے۔ چنانچہ اوسنے اوسکو ناز دلانے کے لیئے کئی رقیب کھڑے کرلیئے اور اوسکو یہ کہکے دھتا بتانے لگی کہ بڑے بڑے رئیس میرے نوکر کے گاہک ہیں میں کسکے منہ پر جوتی بھی نہیں مارتی۔ جاؤ جی لالہ جی اپنا کام کرو۔ اس رنگ میں پڑکے کیا کروگے۔ ناحق دھوتی ڈھیلی ہو جائے گی بس تم تو اڑد کی کھچڑی کھاکے اور سوکھا پانی پیکے مخمل کی گدی پہ بیٹھا کرو۔ اور رقیبوں کا تصور باندھ کے ذہن میں پھیرا اور الیا کرو۔ مہاجن کا لڑکا تھا نوجوان جوشیلا۔ جب اوسنے دیکھا کہ رنڈی پہ نزاری نہ بہ زر ہی آپہونچی تو اوس کے سر پہ یہ جنون سوار ہو گیا کہ رقابت کے صدمے سہہ سہکر اور رنڈی کے طعنے سن سنکر زندگی بسر کرنا تو سراسر حماقت ہے۔ اسلیئے یہ مناسب ہے کہ جیتے جی مرگ کے جھولے پہ بیٹھکر جھوٹے کھاؤ اور چلتے پھرتے نظر آؤ۔ نہ ہم ہونگے نہ یہ صدمے ہونگے۔ غرض یہ کہ ایک روز خبط الحواسی بلند ہو گیا تو اوسکے گھر کی کوٹھری کی چھت میں ساڑھے تین ہاتھ کی رسی باندھکر پھندا درست خود بلا اعانت و وساطت غیرے گلے میں پھندا ڈال لیا اور اس رسی کے پھندے کو بی نوریا کی زلف گرہ گیر کا حلقہ سمجھکے آنکھیں بند کریں اور بانہ پیال حقیقی

ہائے نوریا ہائے نوریا

کی طرف پھڑپھڑانے لگا۔ اور تھوڑی دیر میں ٹھنڈا ہو گیا۔ اس واقعہ کی جو پولیس کو خبر ہوئی تو اوسنے وجہ خودکشی کا سراغ لگایا۔ معلوم ہوا کہ نوریا کا کشتۂ فراق ہے۔ مہاجن کا لڑکا اور رنڈی کا عشق سبب ہلاکت اور موقعہ واردات۔ رنڈی کی کوٹھری اور جاسوس کی پولیس۔ پھر کیا پوچھنا۔ اللہ دے اور بندہ لے۔ اوپر تلے کے تحقیقاتی شکنجوں سے رنڈی کا پلیتھن نکال دیا۔ بید و قدح کے شکنجے نے بی نوریا کا چہرہ بے نور کر دیا۔ بہت اساموں کو پھانستا تھا۔ سارا کھایا پیا نکل گیا۔ پولیس نے جو بازپرس تفتیش و سراغ رسانی بال کی کھال کھینچی۔ تو رنڈی گھبرا کے حق اللہ پاک ذات اللہ بول گئی۔ لالہ جی نے تو یہ سوچ لیا تھا کہ ہم تو ڈوبے ہیں صنم تجھکو بھی لے ڈوبینگے۔ مگر وہ جو کہتے ہیں۔ کہ چلتی ہے پہاڑ میں یہ سدا ناؤ سخی کی۔ پھر سخاوت بھی ہیرا ہیرے کے جہاز کی۔ ناؤ کیا اسکا تو آگبوٹ پہاڑ کی چوٹی پر دوڑنے لگے۔ خدا خدا کرکے اسکا پیچھا چھٹا اور کرنی پیچھے کی نیکی آگے آگئی۔ اور وہ صاف چھوٹ گئی۔ لالہ جی تو ہمیشہ کے لیئے مر گئے۔ مگر کچھ دن کے لیئے اسکی بھی آگ مر گئی یقین ہے کہ اب یہ گلی کوچوں میں نوجوان رنگیلوں کے آگے ہاتھ جوڑتی پھرتی کہ خدا کے لیئے کوئی مجھ پہ نہ مرنا۔ اگر اب کوئی پھر مرے۔ تو ہمارا ہی مردہ دیکھے۔ کیا عجب ہے کہ اس واقعہ سے اور رنڈیاں بھی عبرت پکڑیں اور جتنے دیوانے پرستار ہیں سبکو دھتا بتا دیں۔

کالا لوگ کا حق ہی کیا ہے

ٹرانسوال دیسیوں کی بابت آجکل بڑے زور شور سے چرچا ہو رہا ہے کہ یہ قسمت ہمیشہ نصیبوں کو پیٹتے رہے۔ گورنمنٹ انکی طرفداری میں ڈچوں سے لڑی۔ اور جتنا کچھ نقصان اوٹھایا وہ ظاہر ہے۔ اور یہ سب اسلیئے برداشت کیا تھا کہ ڈچ گورنمنٹ دیسیوں پر ظلم کرتی تھی۔ ڈچ لوگ دیسیوں کو جانوروں سے بدتر سمجھتے تھے۔ گورنمنٹ کو خدا ترسی اور انسانی ہمدردی نے قابو سے باہر کر دیا۔ دیسیوں کو تو یہی امید ہی بلکہ یقین کامل تھا کہ برٹش گورنمنٹ کی فتح ہوگی تو ہمارا ستارا چمک جائیگا۔ جسقدر ہمکو وہاں ذلت ہوتی ہے سب کی تلافی ہو جائیگی۔ مگر ان بدقسمتوں کی قسمت میں آزادی کا عیش کہاں۔ ان کے لیئے تو وہی مثل ہو گئی کہ میں تیرا پیار جورو بھی کھو دوں تو کیا دو! برٹش کا دور دورہ ہو جانے سے ان کی آنکھیں کھلیں۔ اور اپنی بدنصیبی پر حیرت سے وہ کہہ رہے ہیں کہ اس سے تو ہم پہلے ہی اچھے تھے۔ پہلے تو تکلیفوں پر یوں صبر آ جاتا تھا کہ غیر سلطنت ہے۔ اور اب اپنی سلطنت ہو کر جو ذلت و خواری اوٹھانی پڑتی ہے اوس سے جیسی کوفت ہوتی ہے۔ سر ایم بھاونگری نے پارلیمنٹ کو توجہ دلائی ہے کہ یہ کیا غضب ہے۔ دیسی لوگ بھی تو خدا کے بندے ہیں۔ ٹرانسوال کی پارلیمنٹ کے لیئے اون کے انتخاب کو گناہ کبیرہ سمجھا گیا ہے اس سے زیادہ بیدردی اور حق تلفی اور کیا ہوگی جب گورنمنٹ نے ٹرانسوال کو گورنمنٹ حق عطا کر دیا تو بیچارے دیسیوں کو کون پوچھیگا۔ جو کچھ ظاہر ہے بہ بخت ٹرانسوال کی بربادی کا باعث ہیں۔ پھر وہ خوب دکھا بتا نکالینگے اور دیسی گورنمنٹ سے زیادہ انکی بدتر حالت کرینگے۔

پتھر پہاڑ کرنداون ڈتیا ہو

[illegible] جاپان [illegible] ہے [illegible] ترقی کی [illegible] کرنے والے بڑے بڑے جغادریوں کو حیرت میں ڈال دیا۔ فنون میں وہ بال کی کھال نکال کر دشمنوں [illegible] جگہ [illegible] ایک وقت [illegible] ہے [illegible] میں [illegible] ڈال دی۔ ہماری تجارت [illegible] ہے۔ اور [illegible] کیا ہے [illegible] کر دی۔ [illegible] جب پہاڑ کے دامن میں آیا۔ تو قدر معلوم ہوئی۔ فرس روس [illegible] آگیا۔ [illegible] کے دامن پہاڑ [illegible] مارا [illegible] جاپان کی طرف [illegible] ہے کہ [illegible] جاپان میں بھی ایک آتش فشاں پہاڑ پھٹا۔ اور [illegible] پھٹنے سے ایک چھوٹا سا جزیرہ بن گیا ہے جس کا [illegible] میل [illegible] کی بلندی [illegible] واقع ہے۔ [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ جاپانی گورنمنٹ [illegible] ہے کہ [illegible] پہاڑ [illegible] جاپان کو [illegible] دیدیا۔

مرے پر سو دُرّے

ہندوستان کی بد نصیبی کو دیکھئے کہ آتش فشاں [illegible] پہاڑ یہاں جو [illegible] سی آبادی [illegible] گاؤں کے گاؤں پیوند خاک ہو گئے۔ گھر کے گھر تباہ ہو گئے۔ زلزلے نے تو [illegible] کی تھی۔ [illegible] کے اعلان کا [illegible] لحاظ کیا تھا مگر [illegible] خیر خواہی کی [illegible] گاؤں کے [illegible] جان [illegible] خیال [illegible] سیکڑوں گاؤں کی [illegible] کا [illegible] نہیں۔ کوئی [illegible] کہ [illegible] کا [illegible] کیا کام تھی کہ زلزلے [illegible] اور [illegible] کہ تھوڑے دنوں کے [illegible] میں دو جگہ آتش فشاں پہاڑ پھٹے۔ دو جگہ زلزلے آئے۔ ایک جگہ آبادی [illegible] اور ایک جگہ [illegible] کا کام دیا۔ اور ایک جگہ [illegible] ایک جگہ [illegible] دیا۔ اور ایک جگہ [illegible] ایک جگہ [illegible] کو کنارے پر پہونچا دیا۔ اور ایک جگہ مرے پر سو دُرّے [illegible] مگر اسکا [illegible] کیا [illegible] جانتے ہیں کہ خدا انہیں کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔ جنکو اپنی قوم اپنے وطن سے سچی محبت [illegible] جو اپنی قوم اور اپنی سلطنت کے لئے اپنی جان [illegible] فرض سمجھتے ہیں [illegible] کبھی [illegible] خود [illegible] کی [illegible] میں [illegible]

[illegible]

گورنمنٹ کی ڈائمنڈ اقبالی

ہمارے [illegible] گورنمنٹ برطانیہ [illegible] کی [illegible] میں [illegible] ہاتھوں سے [illegible] اور اس کا [illegible] کے سلسلے میں لاکھوں ولایتی [illegible] اور کروڑوں روپئے [illegible] ٹرانسوال پر قربان کرنے [illegible] اسکی نسبت ولایتی اخباروں نے [illegible] گورنمنٹ کو [illegible] اور قومی دشمن [illegible] مگر ٹرانسوال کا [illegible] آگیا [illegible] کروڑوں [illegible] ٹرانسوال [illegible] کے [illegible] ولایتی اخبار [illegible] جوش میں [illegible] پہاڑ [illegible] ہے [illegible] گورنمنٹ [illegible] ٹرانسوال میں [illegible] ایک ہیرا [illegible] سو [illegible] کی ڈائمنڈ اقبالی ہے [illegible] ہیرا [illegible] تول [illegible] ہیرا [illegible] قیمت [illegible] ہے [illegible] ہیرا [illegible] ایسا ہمارا [illegible] نہیں نکلا [illegible] گورنمنٹ [illegible]

معرکہ آرائی

کلیجہ تھام لو گے جب سنو گے
نہ سنوائے خدا شیون کسی کا

دنیا سے سارے جہان کی خبر رکھنے والے میاں پنچ بہادر کچھ ہماری بھی خبر رکھتے ہو۔ تمہیں ہمیں جانو نہ پہچانو پھر خبر کیونکر رکھو۔ اور ہمیں ایسے لگے ڈھکے کی خبروں سے کیا پہچانو۔ [illegible] تو میرا کام ہی تمام ہو جائے۔ ایک تو دن ہی دم مارنے کی فرصت نہیں ملتی۔ اور پھر [illegible] خبروں [illegible] تو پھر کچھ [illegible] ہو جائے۔ اچھا یہ تو بتاؤ کہ تم کون ہو۔ کیا پوچھتے ہو کہ میں کون ہوں۔ جب اسلام کا بول بالا تھا۔ عدل و انصاف کا ڈنکا بجتا تھا۔ مسلمانوں کا دور دورہ تھا تو ہماری چاندی تھی بلکہ سونا۔ قدر و منزلت تھی۔ آؤ بھگت تھی۔ [illegible] سرائے [illegible] جب ہوتا۔ [illegible] سلطنت کا خاتمہ ہوا۔ ہماری بھی مٹی برباد ہوئی۔ فرنگیوں نے [illegible] قلعہ [illegible] میری آنکھوں کے سامنے [illegible] دل جانے لگی۔ [illegible] کا پہاڑ پھوٹ پڑا [illegible] کوئی [illegible] ہم دیکھا [illegible] بٹھائی جاتے ہمارا [illegible] کسی کے قدم [illegible] تک نہ آئے [illegible] ہم [illegible] نہیں۔ غرض ہم در در [illegible]

خبر تمہاری ہے۔ کوئی فریاد رس نہیں جس کے پاس فریاد کریں۔ کوئی مونس و غمخوار نہیں جس کو اپنا درد دل کہہ سنائیں۔ تمہارا پاس آئی تو تم نے بھی [illegible] کہ [illegible] سا منہ [illegible] پھر چلنے کی ہی ٹھان لی۔ نہیں نہیں۔ تمہارا افسانہ بہت پُر درد معلوم ہوتا ہے ضرور سب سناؤ۔ اور ٹھیک ٹھیک اپنا نام و نشان بتاؤ۔ اللہ تم پر رحم کرے میرے بس کی بات ہوگی تو ضرور [illegible] بتاؤں گا۔ نہیں تو دعا خیر کر دوں گا۔ میرا [illegible] ہو گیا ہے۔ جب دل بھر آتا ہے تو کسی کے آگے کچھ کہہ کر دل کی بھڑاس نکال لیتی ہوں۔ ہمارا [illegible] ہو سکتا ہے کہ پھر کوئی حکمران شریعت کا [illegible] میں نئے سرے سے پہنچ جائے۔ لیکن [illegible] مشکل بلکہ غیر ممکن ہے۔ نام و نشان پوچھتے ہو تو سنو۔ قیام ہمارا۔ کبھی تھا۔ دیواروں کے بیچ۔ نام ہندوستان کی شریف بیاہی بیبیاں۔ ہمارا افسانہ یہ ہے کہ ہمارے مرد [illegible] بیاہ لا کر ہمیں [illegible] کی آزادی سے [illegible] بیاہی [illegible] ہیں۔ [illegible] روز [illegible] لے کر [illegible] ہیں۔ اور پھر ہمیشہ کے لئے ہم کو جلاتے اور ترساتے ہیں۔ کہنے کو تو ہم سہاگن کہلاتے ہیں مگر حقیقت میں رانڈوں سے بھی بدتر بنا دئے جاتے ہیں۔ ایسے سہاگ سے رنڈاپا ہزار درجہ اچھا ہے۔ اور ایسے [illegible] زیادہ نہیں سمجھا جاتا تھا۔ [illegible] تو کسی چھٹی چھپال کا گزارا [illegible] بنا لیتے ہیں۔ اور کوئی اور بھی ستم ڈھا کر ہم کو گھر لا کر بٹھا دیتے ہیں۔ ہماری [illegible] ہیں۔ ہم بیاہتی [illegible] کھائی [illegible] سامنے [illegible] باتیں ہوں۔ اور ہم

ٹک ٹک دیکھیں۔ [illegible] ایک بیوی کے لئے ترسیں اور [illegible] یہ رتبہ میاں صاحب کا کل [illegible] مشغلہ ہو جاتا ہے تو بی صاحبہ بھی میاں صاحب کو لات مار کر اپنا گلا گھونٹا [illegible] ہیں۔ [illegible] صاحب پھر ہمارے گھر آ کر سنتے ہیں۔ ہماری [illegible] ہمیں [illegible] دن گن گن کر کاٹنے سے باز نہیں رہتی۔ سچ پوچھتے ہیں۔ دل تو یہ چاہتا ہے کہ یہ [illegible] جیسے ہماری مٹی برباد کرتے ہیں تو ہم بھی [illegible] کو مزہ چکھائیں۔ مگر افسوس [illegible] میں [illegible] خیال [illegible] ہمارے مسلمان [illegible] سب چیز کی اصلاح کئے بیٹھے ہیں۔ مگر اس کی اصلاح کوئی نہیں کرتا۔ بلکہ ان میں اکثر تو اسی مرض میں مبتلا ہیں جو شریعت [illegible] ہیں وہ شریعت کے [illegible] کر غرض [illegible] کرتے ہیں۔ [illegible] مانگتے ہیں اور جن کو شریعت کا پاس نہیں وہ [illegible] ہیں۔ خدا ان لوگوں سے سمجھے اور کیا کہیں۔

راقمہ

(بیگم [illegible] زبان صورت)

بقیہ

از الکمال دہلوی

بڑے میاں تو تھے ہی چالاک اور سفاک عالم میں
مگر چھوٹے میاں اور نسی ونی سو بانس بڑھ کر نکلے

[illegible] شہ [illegible] جناب [illegible] صاحب [illegible] دم [illegible] بجاتا ہوں اور [illegible] سلام [illegible] کیجئے۔ [illegible] ایسے دن [illegible] کا [illegible] ابھی گرم [illegible]

دو نون کیسے ہی سایہ ہیں شعلے برے ہین جنکی نسبت جناب نے یا ابو دروٹ کریون کی قادیانی جنکل کا دشمن نما کر دیا ہے ۔ جو باتون باتون میں نفرت کا جنگل پیدا ہو گیا ہے ہین ۔ نہین یا نہین ۔ تو کیا کو دوری گورسٹ پیشنے مرض قادیانی کے دام مین آپ ہی آگئے ۔ جو دودھ کے منہ مین ۔ اور یہ اوسیکا نام مسجد پر لاتے ہو ۔ ایجانب کو ایسی امید نہین جو آپ جیسے عقلمند ذی شعور ۔ اوس مداری کی چکنی چپڑی باتون پر پھسل جائین ۔ تو بہ توبہ معاذ اللہ ۔ وہ نرالے مداری ہے ۔ اگر جیسے پانسو مداری جمع ہو جائین ۔ اور بیٹھے کر تو جگہ بنا دیا کرین ۔ تو دیا ہے ایسے نہین ہین جو مداری کے رشتے مین پھنس جائین ۔ اچھا تھا تو اوس پاگل خانہ کے ایک مٹری سو داس کو مائیز کیا ہے خرافت پیشہ کی طرح ایسا گھیرا ۔ کہ بڑی طرح ہندو دھرم کرنے لگا ۔ اور سپر وہ پہ کہ برے برے خواب بھی نظر آنے لگے ۔ اور جسکی شان مین خاص الخاص پنج اپنجابت پنج بہادر خان کی شان مین تہ تو تو تو تو ۔ ما بدولت اب وقت نکالتے ہین ۔ آپ بھی ہنسئے ۔ شاید اس عقل کے خواب ۔ جانز کی کھوپڑی شریف تو نہین کھجلائی جو سیم شاہی شمار کی ضرورت رکھتی ہو ۔ ایجانب نے جب مراقبہ علیا لا مرتج پنج مین سامنے ڈھائی منٹ کا مون کر دیا ۔ بعد بہ پنج پنج آپ ہی کی طرف کھسکنا شروع کیا ۔ کہ معلوم ہو جائے جو خواب خرگوش مین تو اڑ لے رہا ہے ۔ کہان کا سیون ہے ۔ پس یہی عالم نمود مین [illegible] ہو دو اوس جنگل کی [illegible] ہو ۔ گو بہ گو پچھتا [illegible] کے الفاظ تمیشر [illegible] دیواری سے جنگی ۔ انچی ۔ چند دنون کو ہشیار رہا ہے ۔ قادیان سے جاتی کو لو

جو شکر فی الحال شہر کے بیت مین نزاق فرقان ہو گیا ۔ اور اسکا خواب جگر لگانا ہوا ۔ خاص مرجالہ دیکھو کی دماغ مین داخل ہو کر دوسرے رستے سے خواب خانہ خواب نگر پس پس بنگلا ہو ۔ کیون کیا پڑھا ۔ نیچے نظر ملاحظہ فرمائیے ۔ بیت ان چند بیگ ایسے بقاؤن نقارن کے خوابون کو ما بدولت نیچے بستر سے تک نہین جھنکے دیتے ۔ حضرت پنج اپنجاب علیہ الرحمہ فرمانے ہو جیون ۔ اعمال عمل والا ۔ مضمون اوس کابوس کے مریہ کا ملاحظہ فرمایا تو آج ہنسی کے ترنم مین ہل پڑ گیا ۔ خدا کی شان ۔ گدھ بھیڑئے سے شیرون کے سامنے ۔ شیرون کے منہ مین انگلی ڈالنا نہین گیدڑون کا کام ہے ۔ بیرکو دین کی سوجھی ہے تو مریہ کو نخوت الرحمن کی سوجھی ہو پھر نہ پھر یہ کو الہامات نے اتنا بیخود و نیاد ایالوں بنگیا ۔ اب مریدون کے سر پر شیخ غیبی کا شنجہ اوڑھ پڑ جگایا ہے ۔ جس کے اکثرات خواب کی شکل بنکر نظر آتے ہین ۔ آ یا خیال شریف مین ۔ اوس وقت شریف نفس زیغہ سنئے یہ جانا ہوگا کہ قادیانی کمیٹی سے ایک بیغر یا خبر ۔ اڈیٹر الیدر جو خفا ہو کر شہر شہر شان کے ۔ الامرشن کی اڈیٹری پر جا ڈاٹا ہے ۔ اسلئے مسند اڈیٹری پر قبلہ پنج کو بٹھانا منارسیہ ہے ۔ تب تو اثبات سنت خواب تیار کر کے یہ دفتر کی ابتدر کا تاج ایرہائے قادیانی کا تاج سر پر بیچنے کے ہاتھ سے بتانے کی کوشش مین کچھ لا کے ہیہ دیا ۔ مگر یہ نہ سمجھا کر لینے جائین گے پورے اور کبھی آئین گے خصم والا معاملہ ہوگا ۔ قبلہ پنج ایجاب آپ کے گرم گرم جواب کی داد دیتے ہین ۔ وہ دن خدا کرے کہ آپ جیتے جی تخت ریاست پر ہون ۔ اور سامنے قادیانی بہشت مہر ابویہ ابن کے وست لبسنہ کھڑا ہو ۔ اور ما بدولت مبارکباد دیکر آنجناب پر سے روپیہ وار شاد کرین تو پھر تماشا

کو نسنہ آ یا خیال شریف مین ۔ اچھا جناب مداری کی کچھ بھی ہو گئی ۔

بقیہ

گئے تھے دام مین چڑیا کو لانے

مگر خود ہو گئے اوسکا شکار فرعون

راقم

وہی پنجہ فولاد ۔ بخ ۔ ا ۔ آزاد و دیانت دار

بیساکھ کی آمد ہے ہاں بہنی ٹھنی ہے
ٹڈل جمع ہین ستار تاڑی بجی ہے

پچلون کے سر پنج دام شمشیر ۔ تسلیم ۔ قولا عرض ہے ۔ حضرت آپنے بھی کبھی بیساکھ کے متبرک مہینے کی دید سے کچھ فیض حاصل کیا ہے ۔ یا نہین حاجی جناب ۔ وہ مقدس مہینہ ہے کہ جس مین ناظرین کو درشن نصیب ہوتی ہے ۔ خدا رکھے ہمارے خطہ پنجاب مین بیساکھ بڑی دھوم دھام سے آتا ہے ۔ اور اس اشتیاق کے بعد جیسے کوئی عاشق دلدادہ اپنے پیارے معشوق کے بیچے وعدہ پر چشم براہ رہتا ہے و فعتہً اوس ماہ و کہانے والے پر نچھاور کی طرح زمیاکو دور سے دیکھ مارے خوشی کے پھولا نہین سماتا ہے اور اپنی کامیابی کا جامن خانہ ذریعہ کرکے مرغ زرین کی طرح لذت عشق مین ادا وصل مرحبا کا بلند آواز و نکا ہی آ ہنسے ۔ اوہو بو ہو بیساکھ گیا آتا ہے ۔ اوڑھے چمن مین بہار بیقران آئی ہے ۔ اور آپ جانتے ہین کہ ہمارے دیو کو فرحت حاصل ہوتی ہے ۔ کسی ایرائے سنئے کہ اب بیساکھ کی آمد و تاڑی نوشی بلا فرزند حیات باوید بخش ہے ۔ ہاہا ۔ میان پنج آؤ کچ تو تم بھی کدھ جاجم اڑا دو ۔ مگر دیکھو کہیں انظر سر پہ سوار نہ ہو ورنہ فورا خدا و غم کے دہشت

نہ حل کر دئے جاؤ گے۔ یہ پر گندہ ذہنی سے بچانے کی حیثیت شریف پر آتی ہے جز ہماری خاطر سے ایک بیباکی ساقی نامہ سلسلہ کر پیش کرتا ہوں۔

بیباکی ساقی نامہ

ساقیا جاگ رہیں آ پر ہیبا کم
دل ہوا ایسے کے لوگ پیے اب کم

ایک قمر پادر مسروق تاڑی کا
اور چھپتا ہے تو ساری کا

بیا کر کے دیکھو پھر ہر کر
اب پڑے ہیں تو توتی پر کر

اور گر کے پینے کا ہے بھی لا
اور یہ بکھرا ہی جلوہ دکھا

ایک جریا ہوا ہے بچھا کر مجھ پر
حسن یوسف بھی اب کیا دیکھ کر

پھر جا پاس مجھ عدا بخشے
نئے بازار بھر دیا ہے

الیں کالے پری کو کیا ہو
پرسر لیتے ہیں کیا شگفتہ ہو

ابھی پاس ہے پڑا عشوں سے
ایسی اڑے ہی پلا کر باتوں سے

نکلے منہ سے گلاب کی خوشبو
لب پہ ہو لا کر [illegible] ہو

رال ساہ کر منہ سے ہی نکلے
جو نہ پیتا ہو وہ بھی پی لے

مست آپس ہوا آج بیت پر
سخ رضیا سے کہ [illegible]

گر ہی پاس پیالہ رہ سکے گی
ابر ہستی کہاں وہ جلوہ کی

پینے پینے پھر ہی کاٹ کئے
تاڑی ہے تو تر ہیں جان آئے

تب بھی آئی ہیں صبح کی جھلک
شام کی پیٹی تاڑی [illegible]

جھپی تاڑی ہو تاڑ کا دونا
دل میں گلابو [illegible]

پین تر ڈالا ہو گلابوں تو گائے
پاس میں ہے [illegible]

چپ ہو بہت ہو ایسے ہی چور
وقت شب [illegible]

کھنڈی بھی پھنسی ہوا بھی چلتی ہو
آرزو دل کی [illegible]

پہ تو ہر دو حور پھر کچھ نہیں
نہ پیالی ہو ہر کمرہ میں جھپین

خوف ہو جوے کسی کا نہ کھٹکا
ہاں جھگڑا جانے تو پر کا تیڑکا

بھری پاس [illegible] کی اب
جھنگا تاڑی [illegible]

لے دھتورا بھی بیسکر تھوڑا
آگیا پھر او ...ا ہو جوڑا

آگ آنکھوں سے اپنے تاڑی چھانے
ایک ساقی کہا میرا ہے مان

آج کچھ تو نہ جانے ہے جھین
ترجیح تو آزما ہے جھین

بھیگا کر جیبوں سے جا گلیہ
سب ہی کس شاہد [illegible]

غنہ۔ ہر بیتر خورشید کی
لغت ... [illegible]

کبھو لندن ہو یا ولایت کا
شہزی بی اور جا جھاں

اسلئے ترجیح تجھ پہ پالا
ہے بیبوں کا فوارش کی اک جھیلا

کرتی پیتے جوش جاتی ہے
کری بتھیا ہیں کہ آتی ہے

الف بجٹی ہی بھی جا باوم
تم تو بجاؤ بچھیہ محروم

بچھیہ پر ہے خدا کا پیار
حاسد و پر ہو آتشک کی مار

راقم ـــــــ

ایک بے دھڑک

آج کل دیکھی یہ پرواز ہیں طوطا مینا
گویا ڈھیلی کی پیشواز ہیں مینا مینا

انجانب کے شعر مندرجہ عنوان پر چیل انڈا چھوڑے تو بھی کہو گے کہ اُف سے گرمی۔ ہاں ہے گرمی۔ کیا جل جاتی دھوپ ہے۔ چار دن کی گرمی کی گرما گرمی نے چار دن کی چاندنی پھر اندھیرا پاک کی کشش کو الگنی پہ ڈال کے سکھا دیا۔ نئی روشنی والے اندھیری کہا کرتے تھے کہ جاپان میں صبح کو سارے جہان سے پہلے سورج نکلا کرتا ہے۔ اوس کی روشنی سے ضرورت سے زیادہ وہاں کے لوگ روشن طبع ہوتے ہیں۔ ہاں حضرت سچ ہے تبھی تو ہے آج سامنا کر کے جاے روشنی طبع تو بہت جا بشدی کہہ رہے ہیں۔ ہمسے پوچھو تو آجکل سچ ہندوستان میں سب ملکوں سے پہلے نکلتا ہو دن دہاڑے دوپہر سے پہلے ہی بازاروں میں اندھیر ہو جاتا ہے۔ ہر شخص چکا چوند کی باگڑ کی جھن میں آ کر دونہ ہر خاتون پاتخانوں میں منہ اوندھائے لیٹا ہے یا بیٹھا ہے۔ کہانیکا پیش نہیں صرف چینے کے حواس باقی ہیں۔ اور دھار سوڈا لیمنیڈ پر اندار ہے۔ پانی کی تو اس لطف نے ... جوں کا ... بلکہ رتیق حال کر دیا ہے۔

پانی پیتے ہی ترنہ دماغ کے دو ضرورے پر غارت سے کسی زچی کے بچپنڑے پر کرتے تو انگریون نہ جیسا پہر کاٹے۔ گرمی سے بوتر تتمہ ایسی شرم کر آدمی بغیر زبان کے ایسا پڑتا ہے کہ پیاس ہر پہرے تک۔ توپ کی سی آواز نکلتی ہے۔ برباد ی تو دل بیبیون سے تصدیق کر لیجئے۔ کیمھوڑوں میں بھی کھٹنے کی بو آنے لگی۔ وہیں تو خاص جخانہ کا اثر۔ گرمی ذیشڑکے میکا مزاڑ ڈالدیا۔ بلکہ زمینداروں کے کاشتکاروں کی اس بگڑی ہوا میں بھی بن آتی ہے کہ زمین کی خشکی شکایت دل میں ہوگئی ہے۔ اور خربوزے تربوز ادھلنے لگی۔ ہماری رحم شعار وے پیہ گھسیٹ میر سبلی کر بول دیرانہ کی رقوم میں خدا خدا کر کے فائز پر دکھنے لگے بر جانے کی امید ہوگئی یہ کہاتی نیکر جاب صاحب کی بول بہار عرق فشاں دیا ملی کا نتیجہ نہیں بلکہ پی گرمی جان کے آتشک خیز مادہ کا حد کا بیان ہے۔ بھی یہ خیار نے تو سبو وستے کے پھٹتے ہیں تھنڈے سانس بھرتے جیوڑ جیے تاکہ کوئی شتی جان طوائف اپنی جلدوں ہی میں تنگ ہیا ہم کے عاشق مزاج سر بجہ بیٹھے اس گرمی سے شہر کی ہنت ہی گرمی نمار نیندیاں بھی جم تنگ ہو کے ڈھر کو ٹھے کی یکہ رنگی سہری میں قدم دھرنے لگیں گر ان تنگ بختوں کی گشت سے رات جب آتی ہے ہیل ہرن کی طرح جگمگت بھاگی جاتی ہے۔ کوئی دن جاتا ہے کہ یہ سب گرمی کے باعث ملک عدم کا ٹکٹ لیکے چلتی ہوں۔ گرمی سے ان کے بدن کے نشو بیتے ہی چپوٹے پڑے پڑے ہی ڈھیلے ہو گئے کسی فیلسوف فلاسفر نے کہا ہے کہ گرمی سے سب چیزیں پھیلتی ہیں۔ ہمیں تو یقین نہیں آتا مزدوروں کی مزدوری بجائے پھیلنے کے اور

سلسلہ جاری ہیں۔ کاہ پیشہ اپنے رضد کے مندے
کی روزی کمانے والے سب ہیں۔ قاہ [illegible] کا مندا
ہو گیا۔ قا دوست مسافر دار [illegible] پر [illegible] گیا ہوں
یہ ہوں ادھر سے بیٹھے ہیں کہ نہیں قبل ہو اللہ جو بد
بیچے حق ہے [illegible] ذات اللہ بڑھ رہے ہیں [illegible]
نکلے ہیں [illegible] کی دعا کر سینگی لا ڈے
کرتے ہیں۔ چاند [illegible] کے کام والے پیسہ کی چار
گر بھی نہیں کھینچ سکتے۔ اس خور غیبوں کے دماغ
کا [illegible] سر ساتھ کے سامنے پاؤں کے بل نکلے۔
ترکیبوں کر نکلے۔ حضرت آدم کی نسل [illegible] خوار و [illegible]
گوان کا [illegible] گا مانے گئے۔ لیکن اب گرمی کی
بدولت کل کل جل حشرات الارض کے ساتھ [illegible]
کا کیڑا [illegible] لگے۔ پھر بھی ہر مزاج سے [illegible]
بات تک [illegible] کہ [illegible] ہو [illegible] ہو چکی
فاقہ مستوں کو کہیں حلوائی کی دوکان کا [illegible]
کی خاطر [illegible] چلے۔ وہ جو کہتے ہیں دوست [illegible]
دکان خود۔ دوکاندار کو لینے کی جو آنکھوں میں
[illegible] ہوتے ہیں۔ دوکانوں کے [illegible]
ٹھیک دوپہر کو بند کرتے ہیں دن رات بند ہی
رکھیں تو [illegible] ہونے نہ دیتا۔ کس انسان کی [illegible]
کی لوٹ کی [illegible] کا [illegible] ہے [illegible]
کرتے ہیں [illegible] گرمی [illegible] لگے۔
[illegible] کو [illegible] گرمی [illegible] سیدھی
پیدا ہوتی ہے [illegible]

[illegible] سیدھی [illegible] کی شکل سیدھی ہے
[illegible] سیدھی ہے

ذبیح دہلوی

اوڑ گئی

شادمان کرو۔ [illegible] اب [illegible] بھی [illegible]
تماری [illegible] سارا [illegible] لوٹ گئے [illegible]
اس دولت لازوال کو [illegible] زر دوں کے [illegible]
بچا [illegible] ہوئے کبھی [illegible] ہے [illegible]
گئی ہے۔ کیا [illegible] نہیں بچا [illegible] ہے۔
[illegible] جیسا [illegible] آنکھوں سے مجھے خوف معلوم
ہوتا ہے۔ [illegible] نہیں [illegible] تمہارے سونے
سارا [illegible] معلوم ہوتا ہے۔ [illegible] کرشمہ
دل میں [illegible] زندگی کا [illegible] جور و جفا کا شیدہ
[illegible] جور و جفا کا طریق نکالا۔ [illegible]
کے گلدستے [illegible] کے [illegible] میں [illegible]
یا [illegible] بالا [illegible] چھپا چھپا [illegible]
نہیں [illegible] پیارے [illegible] ہے [illegible]
[illegible] کی [illegible] ہے۔ [illegible] بھی [illegible]
گھر [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] کا
[illegible] ہی [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] ذرا [illegible] صورت کو [illegible] لیکر
[illegible] جیسی [illegible] راہ [illegible]
[illegible] جیسی [illegible] کیوں [illegible]
کی [illegible] ہے۔ بھلا [illegible] ہو سکتا ہے
[illegible] سارے [illegible] ہے [illegible]
[illegible] سینہ سے سینہ [illegible]
[illegible] دل کے [illegible]
[illegible] رنگین ہوئے
[illegible] کی [illegible] خیال [illegible]
[illegible] کا [illegible] ہو [illegible]
کی [illegible] ہے۔ [illegible]
[illegible] انسان [illegible] زندگی [illegible]
کو [illegible] کرتے [illegible] انسان [illegible] جائے
گھر [illegible] ہو جائے [illegible]
کی [illegible] محبت [illegible] کلی [illegible] کلی

[illegible] نہیں کرکا پہلے کبھی کمل کھیل رہی تھی وہ
بیگم [illegible] زندگی شروع کی کر خود [illegible] کا قافیہ
تنگ کر دیا۔ [illegible] کا [illegible] کا خطرہ۔ [illegible]
کے ساتھ [illegible] نہیں [illegible] کی قسم [illegible]
سر [illegible] پر [illegible] اسقدر۔ [illegible]
اور [illegible] میں اسقدر [illegible] باقی تھی [illegible]
[illegible] ایک [illegible] نہیں آتا تھا [illegible] تھا ہے
جس عیش [illegible] کا [illegible] کا [illegible] ہر وقت [illegible]
اس حسرت بھری صورت [illegible] ان [illegible]
کے [illegible] تھے [illegible] کے [illegible]
جیسے [illegible] پر [illegible] کا کام لیتے تھے۔ اس نئی
[illegible] کے [illegible] کی [illegible] نہیں
جو [illegible] سے [illegible] ہے [illegible] طفولیت
کی [illegible] نہیں [illegible] تھیں [illegible]
[illegible] اس [illegible] نے [illegible]
اس [illegible] کی [illegible] دکھادی۔
[illegible] کانوں [illegible] نے [illegible] ان
[illegible] کی [illegible] ایسی [illegible] کہ ہزاروں کے خون
خشک کر [illegible] عیش و عشرت
کے [illegible] کی [illegible] تھی جہاں [illegible] نیا
[illegible] نیلام ہوا کرتا تھا۔ [illegible]
[illegible] کے [illegible] فریب و [illegible]
[illegible] دل [illegible] دامن [illegible] اسباب [illegible]
[illegible] کی سیر کرنا اس [illegible] کا ایک ادنی کرشمہ تھا
[illegible] کی [illegible] تھی۔ وہ
ہر وقت ٹھنڈے سانس لیکر زبان حال سے [illegible]
تھے [illegible] کیوں [illegible] بدگمان [illegible]
یہ بات ہے [illegible] درمیان [illegible]
[illegible] تسبیح و مصلے والے [illegible] عبادت
[illegible] نگاہ نے پانی پھیر دیا تھا اور [illegible]
[illegible] زمین [illegible] کی [illegible]

[illegible] اوڑ گئی [illegible] اوڑ گئی
[illegible] نہیں [illegible] ہو [illegible]

ہیجے تھے اس وظیفہ کے انجون لب بچے تھے سے
دروں کے ہاتھ پا گئے ہم غلطہ مین غریب بکری اونٹ
کا بس چلے ہوا اپنا مکان دہرہ تالیون کے کرے
عدالت کے منفذ ہے۔ دکانیں مکے چوہے۔ ریاستوں
سے اودھ بلاد اور گرد کے سیاہ گروش بوقت
اس شہوتی چڑیا خانہ کے اور گرد بستر ہوائے پڑے
رہتے تھے اور کان سے کان ملا۔ ٹاگین اور قطارہ
دہ بولیاں بولتے تھے کہ جنکی زمزمہ سرائی کے سامنے
سرکس والون کے چرند پرند بھی مات تھے ذرہ جب کبھی
یہ بلبل ہزار داستان اوپر چہک اور چہچہاتی تو ان
کی آن مین کستوں کے پشتے لگ جاتے اور اکثر
جھوٹنے کے اطراف و جوانب مین متعدد ہو مجمع
ہوتی تھی کہ بڑے بڑے بگولے بازاسکی سواری
کی آمد مین جان لیتے تھے۔ یہ اسی قدر گھر کی چڑیے
مین وصف تھا جو سیکڑون نرم پوش اسکو جسم سے
لگانے کی خواہش کرتے تھے۔ ناگاہ ایک زمانہ نے
ایسی اٹھی ہوا چلائی اور ہوا و ہوس کے مریدون
کے درمیان پہ وہ بجلی گرائی کہ العیاذ باللہ۔
یعنی وہ سونیکی چڑیا ایک دن چپکے سے کسیطرف
کو پرواز کر گئی۔ اور سا ولی ہی جا ایسی جیسے سوچ تاب
ہے یا مطلوب عالب ہے۔ کہان تو یہ حضرات ان میں
اور سنہری جو چنچ والی کے الطاف و کرم کے گیت
گاتے تھے یا یکایک اور نہین ایسا معلوم
ہوتا ہے یا سب کے سب مخبوط الحواس ہو گئے
وہ گروہ آجکل جسطرح ماتم کر رہا ہے۔ دیدنی
سے باہر ہے۔

(نوٹ: یہ مضمون ایک لمبی چوڑی تفصیل کا محتاج ہے
سلسلہ آیندہ پر چھوڑتا ہے۔)

ہماری زمانہ کے بیفکرے
ڈاکٹر نکولا ... کلی

زینت شباب

خضاب داروں کی ان زرانیون اور شالیہ خضاب کی شکایتوں سے نا بدولت کا ناک مین دم آگیا تھا کسی کی تو یہ شکایت تھی کہ چند ہی روز مین رنگ بھورا پڑ جاتا ہے اور کسی کی یہ شکایت تھی کہ اگر ایک ہفتہ لگانا بھول جائین تو داڑھی شریفہ پر ایسی خاک اڑنے لگتی ہے جیسے کسیکے چہرہ پر دنیا نو ہی رنڈی کی پھٹکار پڑ گئی ہو۔ یہ شکایت تو بالعموم تھی کہ شیشی نمبر اول کی بو بھی نمبر اول کی ہے۔ بال تو کالے ہو جاتے ہین مگر دل بھی جل کے کالا کوئلہ ہو جاتا ہے غرض یہ کہ متواتر شکایتون نے نا بدولت کے دماغ کو جھنا دیا آخر گھبرا کے خود اس فکر مین مستغرق ہو گئے۔ مثل مشہور ہے جوئندہ یابندہ۔ خدا کے فضل سے ہمکو اپنی کوشش مین کامیابی ہوئی ہمارے نزدیک جہوٹی تعریف حیضی کہوں اور نطفہ حرامون کا کام ہے۔ سارا زمانہ جانتا ہے کہ اگر لاکھ روپیہ کا بھی فائدہ ہو تو انشاءاللہ تعالی بے بنیاد فقرہ اپنے قلم سے ہرگز نہ نکلیگا لہذا ناظرین کے اطمینان کے لیے صرف اتنا لکھدینا کافی ہے کہ ہمارے خضاب نمبر اول کی بدبو بہت بلکہ نہایت کم ہو گئی ہے۔ اور یہ خوبی ہے کہ تمام خضابون سے ڈبل یعنی شیشی ایک ایک اونس کی اور قیمت ایک روپیہ ایک آنہ۔ معہ محصولڈاک ایک روپیہ چار آنہ۔ پسند نہ ہو تو واپس کر دو۔

خضاب لاجواب

یعنی نوذ شاہ کا خضاب۔ اس کے مقابل کے ہم نور دنیا مین نہین - قیمت تین کسوں کی دو روپیہ

المشتہر منیجر بنجیاہد

بابعالی نے فرانس سے ایک لائق انجنیر بلایا ہے تاکہ دجلہ و فرات کی طغیانی سے جو نقصان ہر سال ہوتا رہتا ہے اسکا انسداد کرے۔ عثمانی انجنیرون کی ایک جماعت بھی اسکے شریک تھی اور یہ لوگ سب ملکر تدابیر سوچ رہے ہین۔

سلطان المعظم نے حکم دیا ہے کہ شفا خانہ حمیدیہ کو اور وسعت دیجائے اور متعدی امراض کے مریضون کے لئے ایک عمارت علیحدہ بنائی جائے۔ سنگ بنیاد رکھا جا چکا ہے۔

اخبار اقدام لکھتا ہے کہ ترکی جنگی زرہ پوش جو انگریزی یا اٹالین نوکر ہین۔ بابعالی نے انکے عہد نامہ کی تجدید کی اور اقرار نامہ مین بہت سی باتین لکھوائی ہین یہی وجہ ہے کہ جنگی جہاز تیار ہو گئے اور عنقریب سمندر مین ڈالے جائینگے۔

جاسوسوں کی رپورٹیں

شکر ہے کہ ایک صاحب بہادر مسٹر [illegible] کو [illegible] نے دوکان کی بہبود رہنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے - وہ اپنی امانت سے [illegible] کر ایک دنگل کشتی کا بڑا جاری قائم کریں گے - اور ملکوں کی اصلی کاشتکاری کے سبب ... دوں کی حیثیت بڑھائیں گے -

ریاست [illegible] ضلع [illegible] میں عرصہ دراز سے راجہ صاحب میں جائداد کی بابت کچھ جھگڑا تھا جہان نورانی صاحب نے پالا جیت لیا تھا - گر عدالت میں جب مقدمہ پہنچا تو راجہ صاحب نے میدان مار لیا - اس فتح کی عوام کو خوشی ہے (از [illegible] خریدار پنجاب)

تحصیل [illegible] ضلع بنارس کا ڈاک منشی ہی جرم میں ماخوذ ہے کہ تھوڑے عرصہ سے جو خبریں ہوا تھا صاف کرنا شروع کر دیا تھا جس لفافہ پر نوٹ کی خوشبو آئی وہ صفائی کے ساتھ کھولا اور نوٹ اڑا لیا - تقریباً ۱۵۰ روپے کے نوٹ داخل فرکر لیے - جب شور مچا نوٹ کا سب نوٹ چلتے کر دیئے - مگر ایک نوٹ تین سو روپیہ کا جیب سے نکل گیا - جو پولیس کی تلاشی میں پکڑے گئے - منشی صاحب بالفعل حوالات میں ترقون سے [illegible] ہیں - (خاص نامہ نگار بنارس)

ضلع بنارس میں ایک مقام [illegible] کا پرانا قبرستان ہے - کسی ضرورت سے ایک میدان کھودنے کی ضرورت پڑی تو اس سے عجیب عجیب صنعت اور رنگ برنگ کے بُت خدائی سے [illegible] ہیں - [illegible] ایک سنگ [illegible] [illegible]

ایک ستون میں کی صاف شفاف پتھر کا نکلا اور سمجھ میں ایسی عبارت بھی کندہ ہے کہ مخفی ہے جس کا پتہ نہیں لگتا کہ کس زمانہ کا نوشتہ تقدیر ہے - کسی کی سمجھ میں ہی نہیں آتا - کلکٹر صاحب نے اس کا عکس لیکر کسی لال بجھکڑ کے پاس بھیجا ہے - (خاص نامہ نگار بنارس)

ڈیلی کرانیکل جو انسبرگ سے موصولہ ایک خبر میں ظاہر کرتا ہے کہ گذشتہ [illegible] کو ... ۱ حبشیوں نے ولیمی اعاطہ پر حملہ کر دیا - دو کافر مارڈالے اور ایک ہندوستانی مارا گیا -

ٹرانسوال کا گذشتہ ہفتے میں ... ایک نشست اور ایک تماشائی ۲۳ کی دو پہر کو بارش ایک ہی کے گولے کا شکار ہو گئے - گذشتہ شام کو پولیس کمشنر مقام [illegible] پر [illegible] کر کر سے سخت مجروح ہوا تھا - گولہ پھینکنے والا گرفتار ہو گیا -

مقتول گرانڈ ڈیوک سرجیس کا قاتل کوریف جسکو گذشتہ اپریل میں سزائے موت سنائی گئی تھی ۲۳ مرا ہمارا کو پھانسی پر چڑھایا - پھانسی پر قدم رکھتے ہی اوسنے بڑی دلی مسرت ظاہر کی کہ میں رعایا کی وصیت پر جان دیتا ہوں - کیونکہ یہی کام ہے جسے روس کی سوشلسٹ پارٹی نے دیا ہے -

لنڈن سے ۵ مرکز [illegible] نامہ خبر آئی کہ شب گذشتہ کو وارسا (روس) میں یہودیوں کے مابین سخت جنگ ہو گئی - ۳ مارے گئے اور ۴ سخت زخمی ہوئے ہیں -

لارڈ سیلبورن نے پریٹوریا میں وارد ہوئے برٹش اور ڈچ رعایا نے بڑے تپاک اور گرمجوشی سے آپکا خیر مقدم کیا -

پیرس میں [illegible] سے [illegible] موصول ہوا جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ جرمنی [illegible] کا وزٹ مانشیخ نے سلطان مراکو کو اطلاع دی ہے کہ جرمن سامراجوں کا کم سود پر گورنمنٹ مراکو کو قرض دینے پر راضی ہیں - اور ضمانت میں بھی کوئی شرط نہیں کرنا چاہتے -

تنوسی مقام وارسو میں ۲۵ سے شورش شروع ہو گئی ہے - ابتک ۵ مارے گئے اور ۱۰ کے قریب زخمی ہوئے ہیں - اس فساد کے بانی مبانی دراصل یہودی سوشلسٹ فرقہ کے افراد ہیں - جو تبر سے مسلح ہو کر حملہ کرتے تھے - مکانات کے دروازے - کھڑکیاں - زنجیریں توڑ پھوڑ ڈالیں - جوں جوں ہوا میں جوش آ گیا - چاقو چھری اور ریوالور کا آزادی سے استعمال کیا گیا - پولیس ٹکٹکی باندھے دیکھا کرتی ہے -

[illegible] پوسٹ آفس کا ہرکارہ [illegible] گرفتار ہوا - منی آرڈر (محمد [illegible]) کے غبن کا الزام ہے - ۲ منی آرڈر [illegible] گنگولی کا تھا - ملزم نے اوس کے دستخط کر کے روپیہ پایا -

آنریبل مسٹر گوکھلے نے بطور ہندی ڈیلیگیٹ کے لندن جانے کا ارادہ آخر وقت میں ملتوی کر دیا ہے -

خیرپور سندھ کے میر صاحب کے دونوں بیٹے راجکماران کی فوج میں داخل کیے گئے -

کمشنر پولیس رنگون کے دفتر کا انگلش ہیڈ کلرک مسٹر آر گیرین نام سزایاب ہوا ہے خیانت مجرمانہ کے ۳ الزام تھے - دو ہزار کا غبن کیا تھا - ۱۸ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی -

کلکتہ - [illegible] سے کہتے کہ [illegible] [illegible] میں [illegible] آ گیا - لیکن جرم بحال رکھا گیا ہے -

ایک فرنگی مسافر پر حملہ کیا تھا ایک سال قید کی سزا
با جبر و پچیس روپیہ جرمانہ کافی سمجھا گیا ہے۔

بردوان میں لارڈ کرزن کے آنے کی
یادگار تعمیر کرنے لگے۔ سر [illegible] نے بنیادی
پتھر رکھا۔

لدھیانہ کے اہل ہنود نے کمیٹی تیار کی
مریضان طاعون کی تیمارداری کرے گی۔ نیز
اموات کی تکفین و تدفین کا انتظام کرے گی۔

لدھیانہ سے [illegible] تک [illegible] ریلوے
تیار ہے۔ اگست تک جاری ہوگا۔

کشمیر میں بارشوں سے جل تھل ایک ہے
طوفان کا خوف غالب ہے پل بہہ گئے۔ دریا
زوروں پر ہے۔ کاروباری لوگ اپنے مال و اسباب
کو کشتیوں میں لادتے ہیں۔ بارہ مولہ نصف زیر
آب ہو رہا ہے۔

کولمبو سے خبر آئی کہ مانسون کا طوفان
قبل از وقت شروع ہو گیا ہے۔ بندرگاہوں پر
خبردار ہیں۔

پونا سے سخت بادوباران کی خبر آئی ہے دو
روز بارش و ژالہ باری تھی۔ موسم خنک ہو گیا ہے

جودھپور میں امپیریل سروس کے رسالہ
کے گھوڑوں میں گلینڈرس کی وبا پھوٹی ہے

مسٹر [illegible] بخیریت ہندوستان پہنچے
وہاں [illegible] کو تمغہ سی آئی ای پہنایا۔

آگرہ [illegible] میں ایک [illegible] جس نے
خطوط چرا لیا تھا سیشن سپرد کیا گیا ہے۔

ڈاک کے خطوط چرائے اور ٹکٹ اتار لیا تھا
۵ سال قید سخت کی سزا پائی۔

[illegible] کے گھاٹ پر ایک پولیس میں گرفتار
کیا گیا۔ خطوط کا تجسس ناجائز طور پر [illegible] سے
لایا تھا۔

تیراہ [illegible] پلٹن ڈوگرہ
۱۱ جون کو بمبئی سے سوار ہو کر چین کو جائیگی۔

سر پرتاب سنگھ بہادر نے ۲ ہزار روپیہ
پنجاب یونیورسٹی کو دیا۔ ایک طلائی تمغہ
قایم کریں گے۔

کانگریس کے باقی ڈیلیگیٹ ہندوستان
سے ماہ اگست آیندہ کو روانہ ولایت ہوں گے۔

بنارس میں برقی ٹریم جاری کرنے
کا ٹھیکہ لندن کی کرامٹن کمپنی کو ملا ہے۔

سیستان کمیشن ۱۵ مئی کو واپس ہو کر
وسط ماہ جون تک کوئٹہ میں پہنچیگی۔

ریزیڈنسی حیدرآباد میں ۲۰ ویں پنجابی
پلٹن کا سپاہی گل خان نشانہ سے ہلاک
کیا گیا اوسی پلٹن کے سپاہی دال خان نے
اوسکو شوٹ کیا جبکہ وہ سوتا تھا۔ قاتل گرفتار ہے

حضور وائسرائے نے ریاست بہاولپور
کے توپخانہ کو ۴ عمدہ توپیں مرحمت فرمائیں۔

کلکتہ میں جو گسپر [illegible] کو ایک سال قید
سخت ہوئی۔ ٹکٹ ریلوے چرالئے اور بیچے تھے

کلکتہ میں ایک [illegible] ڈی کری [illegible] سیشن
سپرد ہوا۔ جعلی ٹکٹ ریلوے بنائے تھے۔

ستارا میں ایک مسماۃ گرجا کو جعلی سکے
کے لیے ۴ سال قید سخت ہوئی۔

کلکتہ میں ایک ۵۴ سالہ جوان فرنگی
البرٹ [illegible] نام اپنے بستر پر مردہ پایا گیا۔

بنگلور میں فوج فرانسیسی کے لفٹنٹ [illegible]
پر کھیلتے ہوئے گھوڑے سے گرے دماغ پھٹ گیا۔

کلکتہ کے وکٹوریہ میموریل ہال میں ہندوستانی
سنگ مرمر کا لگانا ہی قطعی تجویز کیا گیا۔

بنگال سنٹرل ریلوے کمپنی ۳۰ جون آیندہ
سے سرکاری ریلوے بنجائیگی۔

ڈاکخانہ میں کسی رجسٹرڈ شدہ پارسل یا
پیکٹ گم ہونے پر ۵۰ روپیہ تک معاوضہ دینا
منظور ہوا ہے۔

کابل کی خبر ہے کہ امیر صاحب اندرون
ملک کا دورہ فرمانے والے ہیں دربار [illegible] ہونگے

مدراس کا شہر بھی آلودہ طاعون قرار دیا گیا

سرحد بنوں میں ایک سکھ عورت مردانہ
لباس میں گیت گاتی پکڑی گئی ہے۔

کشمیر میں بارش کے ساتھ برف باری بھی تار
ٹوٹ گئے۔ سڑک بھی خراب ہو گئی۔

بنوں: [illegible] میں دو ہم عمر لڑکے بندوقیں
لیکر تیتر کے شکار کو نکلے۔ اتفاقاً ایک
کی بندوق چل کر دوسرے کو جا لگی۔ جس سے وہ
بیچارہ فوراً راہی ملک عدم ہو گیا۔ خبر ہے کہ
مقتول کے والدین نے دوسرے لڑکے کو معاف کر دیا

حیدرآباد دکن میں سوائے حالی کے تمام مختلف
مقامی سکے موقوف کر دئے گئے ہیں۔

افیون کے سٹے کی دوکانیں لدھیانہ میں بند
چل پڑیں۔ قمار بازی اودھاد [illegible]

میسور [illegible] کی نمایش [illegible] میں ۹
طلائی اور ۳۳ نقرئی تمغے تقسیم کیے گئے کمشنر
[illegible] نے اسکے علاوہ ایک ہزار روپیہ کے نقدی
انعام بھی بانٹے۔

مدراس ڈیلیگیٹ کے سفر ولایت کا تمام خرچ [illegible]
[illegible] صاحب نے اپنے ذمہ لیا ہے۔

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبدالحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپ کر شایع ہوا